رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷۷۷

بدر

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

ہفت روزہ اخبار اسلامیہ مطبوعہ قادیان ۱۹ء

ضوابط

(۱) عوام قیمت (۴ے) اشتہاری ۶

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ (صمہ)۔

(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ ھطیہ تصور ہوگا۔ اور حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وڈوان! | نمبر (۱۰)

KHILAFAT LIBRARY

تازہ خبریں

فرانس کے مشرقی محاذ پر یورش:۔ سنٹرل نیوز ایجنسی کا نامہ نگار کوپن ہیگن رقمطراز ہے کہ برلن کے ایک پیغام سے منکشف ہوتا ہے کہ واسگس میں عنقریب سخت لڑائی وقوع میں آنیوالی ہے جہاں بہت سی جرمن سپاہ واسگس کو جا رہی ہے۔

جرمن نقصانات:۔ ٹائمز کا نامہ نگار کوپن ہیگن تحریر کرتا ہے۔ تازہ ترین جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست نقصان مذکور کی میزان ۶۵۸۴۸۳ تک پہنچاتی ہے۔ اس میں ورٹمبرگ میکسین اور جواریہ کے نقصان جان کی علی الترتیب ۶۹-۶۷ اور ۸۸ دیں فہرستیں داخل نہیں۔ بوڑیوں کا بالخصوص سخت نقصان ہوا ہے دسویں رجمنٹ جو تین ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی فلنیڈرس میں انگریزوں سے معرکہ آرائی میں ۱۶۰۰ سو جانیں کھو بیٹھی۔

ھوا شناس کی گرفتاری:۔ ٹائمز کے نامہ نگار سٹرڈم کے بیان کے مطابق کمانڈر برگن (متعلق کورز آلات پرواز) جو فریڈرک شافن پر یورش کے دوران میں زخمی ہو کر کے ہاتھ میں قید ہو گیا۔ کے ایک قلعہ میں قیدیوں کے

ایک بیمثل کتاب: صفائی سے سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ دیوتا۔ دیوتا مورتی پوجا۔ مسئلہ تناسخ۔ مسئلہ عقائد۔ دیوی۔ مسئلہ کرامات اس کتاب کی معقولیت اور مقبولیت کی دلیل اس کتاب کے ایک ہفتہ کے اندر اندر دوسرا ایڈیشن طبع ہونا ہے جس کا اعلان کیا جا چکا ہے اور خریداروں کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ (منیجر نور افشاں قادیان)

برگن (متعلق کورز جوفریڈرک شافن پر یورش کے دوران میں زخمی ہو کر کے ہاتھ میں قید ہو گیا۔ کے ایک قلعہ میں قیدیوں کے

کیا اٹلی جنگ میں عنقریب شامل ہونیوالی ہے:۔ روما وزیر اعظم سینر سلنڈرا نے ایوان مبعوثین میں اثنائے تقریر میں کہا کہ تاریخ گواہ ہے نیز جو کچھ ان دنوں میں وقوع میں آیا ہے اسے ہمیں سکھلانا چاہیئے کہ اگر حق و استحقاق کی حکومت اٹھ جائے تو صرف طاقت ہی لوگوں کی حفاظت کا ذریعہ رہ جائیگی۔ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ وہ موجودہ قواید اور ملک کی آئندہ بہبودی کے تحفظ میں گورنمنٹ کی مدد کریگی بہت سے مبعوثین وزیر اعظم کی اس تقریر سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اٹلی عنقریب جنگ میں مداخلت کیا چاہتی ہے

پرنس آف ویلز۔ ولیعہد دولت انگلستان میدان جنگ کی سپاہ میں بغایت ہر دلعزیز ہیں یہ گولہ باری میں رہ چکے ہیں اور برٹش و ہندوستانی سپاہ کی خندقوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔

ملک معظم جارج پنجم نے میدان جنگ میں نفس نفیس کچھ افسران اور سپاہیوں کو ممتاز خدمات کا برٹش تمغہ اور بہادری کا فرنچ تمغہ عطا کیا۔

چیف کورٹ کو ہائی کورٹ بنانیکا سوال:۔ معلوم ہوا ہے کہ

نور پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد یوسف ایڈیٹر مالک و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

حضور ملک معظم قیصر ہند شاہ بلجیم اور ارل کچنر کے ساتھ محاذ کو تشریف لیگئے۔ ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ حضور ممدوح کے مبفس نفیس تشریف لیجانے کا اس قدر بڑا اثر پڑا ہے جو تقریر و تحریر میں نہیں آسکتا۔

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز مختلف کورزوں کے ہیڈ کوارٹرس اپنے آپ کو ایک پرجوش اور نہایت جفاکش سپاہی ثابت کر رہے ہیں حضور ولیعہد عالم و عالمیان خندق کا جن میں ہندوستانی سپاہ کے خندق بھی داخل ہیں معائنہ فرماتے رہتے ہیں۔

ایک شخص کا چشمدید بیان ہے کہ جنگ کے موجودہ سکون سے ہمیں اپنی سپاہ کو از سر نو مرتب کرنے ان کے مورچوں کو تقویت دینے فوج محفوظ کو طلب کرنے اور جن حالات میں ہم جنگ کرتے ہیں ان کو ترقی دینے اور بہتر بنانے کا موقعہ ملا۔

مصر کی خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ دیکھ بھال اور گردادری سے لہنر سونیز کے نواح میں ترکوں کا پتہ نہیں ملا۔ برٹش سپاہ کا کمانڈنٹ رپورٹ کرتا ہے کہ باغی جنرل ڈیوٹ مغرب میشلنگ میں ایک سو میل کے فاصلہ پر بمقام واٹر برگ گرفتار ہوا۔

اطالوی پارلیمنٹ کے مقرر کہلنے پر وزیر اعظم نے لوگوں سے بھرے ایوان میں کہا۔ کہ جس بے تعلقی کا اٹلی نے اعلان کیا ہے اور جس ایمانداری سے وہ اس پر قایم ہے اور ثابت قدم ہے وہ ہمیں اس فتنہ عظیم کے نتائج سے جو روز بروز روبہ ترقی ہے محفوظ نہیں رکھ سکی۔ اٹلی کو اہم فوایدہ کے تحفظ منصفانہ و جایز ارزوؤں کو بر لانے اور بطور ایک بری طاقت کے اپنے رتبہ و درجہ کو قایم و برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری بے تعلقی کمزور نہیں بلکہ مستعد ہوشیار ہے اور ضعیف نہیں بلکہ نہایت قوی طور پر مسلح و ہر امر و حادثہ کیلئے تیار و آمادہ ہے تقریر ہذا پر تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوئے بعض آوازیں آئیں کہ حادثہ ٹرپولیٹ نظر انداز نہ ہونا چاہیئے۔

حضور وایسرائے نے فیلڈ مارشل سر جان فرنچ برٹش سپہ سالار کے مندرجہ ذیل تار کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

فرنچ مراسلت سے منکشف ہوتا ہے کہ معمولی گولہ باری ہوتی رہی اور بعض خفیف پیشقدمیاں کی گئیں۔

سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ برٹش آلات پر آواز سنائی اور پینسول کو ترکوں کی موجودگی کی کوئی علامت نظر نہیں آئی۔ برٹش فوجی حکام نے پورٹ سعید کے مشرقی ریگستان میں پانی چھوڑ کر سیلاب کا عالم پیدا کر دیا ہے۔ جس سے پورٹ سعید بیرونی حملے سے محفوظ ہو گیا ہے

فرنچ اخبار بلیٹن ڈس آرمیز گذشتہ چار ماہ کی لڑائی پر نظر ڈالتا ہوا لکھتا ہے کہ فرنچ افواج اب بھی ویسی ہی مضبوط ہیں جیسی کہ آغاز جنگ میں تھیں اور وہ ہر پہلو سے دشمن پر فوق رکھتی ہیں اور انہیں اپنی فتح و نصرت پر کامل بھروسہ ہے۔ نانسی۔ پیرس اور کیلے پر جرمنی کے ناکام حملوں سے جرمن سپاہ کا ستیاناس ہو گیا ہے اور اب ایسی سپاہ میدان میں لائی گئی ہے۔ جس کے نہ تو افسر اچھے اور کافی ہیں اور نہ اسکی تربیت ہی اچھی طرح سے ہوئی ہے

اطالوی ایوان میں وزیر اعظم کی تقریر پر بحث میں سینیٹر سبریولا نے کہا کہ برٹش وائٹ پیپر نے قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اس جنگ کی جرمنی ذمہ دار ہے۔ گورنمنٹ کو اب فیصلہ کر دینا چاہیئے۔ کہ کیا جنگ اہم اطالوی فوایدکیلئے ضروری ہیں۔ ایک رپیلکین مبعوث نے توقع ظاہر کی کہ اٹلی ضرور جنگ میں مداخلت کریگی۔ کیونکہ وہ ان طاقتوں سے جو مطلق العنانی اور جنگجویانہ ولولہ کے خلاف آزادی و تہذیب کی حمایت میں لڑ رہی ہیں۔ ہمدردی رکھتی ہیں۔

ملک معظم فرانس مین۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم جارج پنجم شمال فرانس میں اپنی سپاہ کیساتھ فائرنگ لائن میں بھی موجود رہے۔

KHILAFAT LIBRARY

متحدہ فوج بلجین کی پیشقدمی:۔ پیرس آج شام کی مراسلت مظہر ہے کہ فوج بلجین کی کل پیشقدمی کے بارہ میں قابل اظہار دلچسپی مریہ ہے کہ مسولی کے دہنے کنارے پر ہم لی منسل اور یاگزوں پر قابض ہو گئے۔ واسگس میں ہماری فوج نے ایک پہاڑ پر قبضہ کر لیا۔ جسکی چوٹی کو جرمن اغراض مشاہدہ کے کام میں لاتے تھے۔ نیز بن ہولی گاؤں کا جنوبی حصہ بھی تصرف میں آگیا۔ السیس میں ہم نے برلن ہوٹ کا سٹیشن لے لیا۔ انسپاچ برن ہوٹ کی لائن پر ہم مورچہ بندی کر رہے ہیں۔

تھکا دینے والی جنگ۔ مغربی ہیڈ کوارٹر کے ایک شخص کا چشمدید بیان ہے کہ فرنچ سپاہ کے جنگ میں زیادہ حصہ لینے سے برٹش محاذ مختصر ہو گیا ہے گذشتہ ہفتہ کے سکون سے ہم اپنی سپاہ کو از سر نو مرتب کرنے۔ مورچوں کو تقویت دینے اور فوج محفوظ کو طلب کرنے کے قابل ہوئے۔ بنا بریں اب ہم زیادہ عمدہ بہتر حالات میں جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن اس خاموشی و سکون سے یہ تصور کرنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ دشمن نے ساحل سمندر کی طرف راستہ نکالنے کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ جرمن کامیابیاں ابتک ان کے نقصان کثیر سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں۔ جیسا کہ ہمیں آخر میں اپنی کامیابی کا بھروسہ ہے۔ جرمنوں نے بظاہر ہنوز اسے محسوس نہیں کیا۔ باقاعدہ افواج جب لڑ بھڑ کر فناہ و خستہ ماندہ ہو چکیں گی۔ اس وقت جنگ کی آخری کامیابی حالک کے خام نوجوان اور ناتجربہ کار رنگروٹوں پر منحصر ہوگی۔

جرمن کروزر ایمڈن۔ ملبورن۔ وزیر ڈیفنس نے پارلیمنٹ میں دوران تقریر میں اعلان کیا۔ جب اسٹریلیا کا کروزر سڈنی ایمڈن سے مصروف پیکار تھا اس وقت اسٹریلین کنجنٹ سے بھرے ہوئے باربرداری کے جہازات موقعہ جنگ سے سو میل کے اندر تھے۔ جو ایمڈن کا شکار ہونے سے بچ گئے۔

ہندوستانی خبریں

ہسپتال کا معائنہ۔ لیڈی کارمائیکل نے کیپٹن ہارنٹ سرجن کیساتھ متبھوا تھ ہسپتال بھولانی پور کا لیڈی کارمائیکل نرسنگ سکیم کے متعلق معائنہ کیا۔ ہز ایکسیلنسی تقریباً ایک گھنٹہ تک وہاں رہیں اور مختلف واردوں اور نرسوں کے کوارٹرز کو دیکھکر خوشنودی ظاہر فرمائی۔

سزائے قید۔ کلکتہ۔ سوم پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے سٹی آف پیرس کے نوسکریوں (جہازیوں) کو حد ول حکمی کے جرم میں تین تین ماہ قید کی سزا دی اور دسواں ملزم جو مفرور ہو گیا ہے اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کیا

مدراس اور جنگ۔ اب تک سرمایہ جنگ اور انڈین ریلیف فنڈ کے لئے مدراس میں ۲۸ لاکھ روپیہ چندہ فراہم ہو چکا ہے۔ آج ۷ ہزار روپیہ کی رقم بلجین مصیبت زدگان جنگ کی اعانت کیلئے دی گئی جس سے بلجین فنڈ اعانت کی مقدار ۲ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے

مسولینی سپرنٹنڈنٹ ٹنٹان جیل۔ پنجاب سے بہت سے ممبران انڈین میڈیکل سروس کے فوجی ڈیوٹی پر عود کرنے کی وجہ سے۔ میسرز۔ ایچ۔ ایم کاڈن جی سی الٹن اور اے جے کلارک اسسٹنٹ کمشنران علی الترتیب لاہور۔ ملتان اور منٹگمری کے بڑے سنٹرل جیلخانجات کے سپرنٹنڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

جنوبی پنجاب ریلوے۔ ریلوی ہذا کی بڑی لائن کو ۹۷ ہزار بخلاف ۱۱۷۴۲۵ روپیہ اسی ہفتہ سال ماسبق۔ لودہیانہ تونسہ کو ۲۵ ہزار بخلاف ۲۵۶۴۰ دادی شیخ ریلوے کو ۱۰ ہزار بخلاف ۱۳۴۰۸۔ اور جالندھر دوآب ریلوے کو ۹ ہزار بخلاف ۵۴۱۶ اسی ہفتہ سال ماسبق کے آمدنی ہوئی۔

مہاراجہ جموں و کشمیر۔ ہز ہائنس مہاراجہ جموں و کشمیر چند روز دہلی میں ٹھہر کر اجمیر روانہ ہوئے۔

دیسی عیسائیوں کی رجمنٹ۔ ہندوستانی عیسائی چاہتے ہیں کہ جنگ کے واسطے ایک اُن کی بھی رجمنٹ بھرتی کیجائے گی برقی روشنی۔ بشرط منظوری گورنمنٹ مدراس میونسپلٹی اوٹاکمنڈ نے ایک لاکھ روپے کے خرچ سے اوٹاکمنڈ میں برقی روشنی کی تجویز کی ہے۔

KHALSA LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

(مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء)

کیا گورو ہرسہائے میں قرآن شریف نہیں تھا؟

ہم نے اپنی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں یہہ لکھا تھا۔ کہ گورو ہرسہائے واقعہ ضلع فیروزپور میں قرآن کریم ہے جسکی زیارت کیلئے بڑی بڑی دور سے عقیدت کیش لوگ آتے ہیں۔ اس پر ہمعصر آریہ گزٹ نے یہہ سمویا ہوا نوٹ لکھا۔

"قادیانی ہمعصر اخبار نور نے اپنے ۱۰۔ نومبر کے اخبار میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ ضلع فیروزپور میں قصبہ ہرسہائے ایک مشہور مقام ہے جہاں سکھ صاحبان کا ایک بڑا بھاری مندر ہے۔ ہر سال ماگھ دھوم دھام سے میلہ ہوتا ہے اور لوگ گورو ارجن دیو جی (جو سکھوں کے پانچویں گورو ہیں) کے عزیز ترین گرنتھ کے درشن کرائے جاتے ہیں اور وہاں کا مہنت ایکسوایک غسل کرنیکے بعد اس کتاب کے درشن کرواتا ہے اور وہاں کے مہنتوں میں نسل بعد نسل یہ روایت چلی آتی ہے کہ گورو ارجن دیو جی مہاراج روزانہ اشنان کرنے کے بعد اس گرنتھ کا پاٹھ کرتے اور پھر کسی اور کام کو ہاتھ لگاتے اس سے آگے چلکر نور لکھتا ہے کہ:۔ آپ حیران ہونگے کہ کیا وہ گرنتھ وید مقدس ہے کیا کوئی ہندی کی پستک ہے۔ نہیں نہیں پیارو وہ قرآن کریم ہے۔ جسکا جی چاہے وہ ضلع فیروزپور گورو ہرسہائے میں جاکر دیکھ آئے۔"

ہم حیران ہیں کہ نور کا کہنا کسطرح سچ مان لیں۔ کیا کیا سچ مچ گورو ہرسہائے کے عظیم الشان مندر میں سکھ قرآن شریف کی پوجا اور درشن کرتے ہیں۔ نور نے اس بات کو بڑے دعوٰی کے ساتھ لکھا ہے اور ممکن ہے یہ سچ بھی ہو اور کسی دھوکہ وغیرہ سے کپڑوں وغیرہ میں لپیٹے ہوئے گرنتھ کو بدل دیا ہوگا۔ بہر حال گورو ہرسہائے کے سکھ صاحبان کو اس کے متعلق فوراً روشنی ڈالنی چاہیئے۔"

اس کے بعد پھر آریہ گزٹ نے اپنے ۱۱۔ نومبر کے اشو میں اس امر کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں:۔ کہ

گذشتہ پرچہ میں ہمعصر نور کا ایک اقتباس دیا گیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ گورو ہرسہائے کے مندر میں قرآن پوجا کی جاتی ہے۔ اس نوٹ کو پڑھ کر باوا رام سنگھ صاحب نے لکھا ہے کہ نور کا یہ بیان بالکل جھوٹ ہے جس پوتھی کے درشن کرائے جاتے ہیں وہ قرآن نہیں بلکہ پوتھی صاحب پر ان مستگلی ہے۔ اس کے حروف گورمکھی ہیں۔"

ہم اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتے ہم آج سے ۱۰ سال پہلے کی ایک تحریر حضرت مسیح موعودؑ کی اس معاملہ کے متعلق چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۳۵ سے درج کرتے ہیں جو زیر بحث معاملہ پر ضرور کچھ روشنی ڈالتی ہے

"گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور میں ایک نہایت معزز خاندان کے قبضہ میں بابا نانک صاحب اور ان کے بعد کے گدی نشین گروؤں کے چند تبرکات چلے آتے ہیں۔ جن میں سے ایک تسبیح (جس کو ہندو مالا کہتے ہیں) بابا صاحب موصوف کی اور ایک پوتھی اور ایک قرآن شریف اور چند دیگر اشیا ہیں۔ یہ قرآن شریف اور دیگر تبرکات نہایت ادب کیساتھ بہت سے ریشمی غلافوں کے درمیان بند ہیں۔ اور ان کو کھولا نہیں جاتا جب تک کہ اس کے درشن کرنیکا خواہشمند اس گرو کو جسکے قبضہ میں وہ ہیں مبلغ ایک سو روپیہ نقد نہ دے۔ اور اس کو کھولنے سے پہلے وہ گرو ایک سو ایک دفعہ اشنان یعنی غسل کرتا ہے تب وہ اپنے آپ کو اس قابل خیال کرتا ہے کہ اس کو کھولے اور ہاتھ لگائے۔ ان تبرکات کے درشن کرنیکے واسطے اور ان کے آگے سر جھکانے کے واسطے سکھ اور ہندو لوگ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ڈیرہ غازیخان کوہاٹ اور دیگر سرحدی علاقجات بلکہ کابل تک سے آتے ہیں۔ آجکل جس سکھ بزرگ کے قبضہ میں یہ تبرکات ہیں ان کا نام گورو بشن سنگھ ہے یہ صاحب گورو رامداس کی اولاد میں سے ہیں۔ جو کہ بابا نانک کے بعد چوتھے گورو سکھوں کے گذرے ہیں۔

فیروزپور گزٹیر مطبوعہ ۱۹۱۰ء میں جو حالات سرکار انگریز کے کارپردازاں نے اس خاندان کے متعلق لکھے ہیں ان میں مندرج ہے کہ اس خاندان کے مورث اعلیٰ وہی گورو رامداس صاحب تھے۔ جن کے نام نامی پر امرتسر کا مشہور سنہری مندر نامزد ہے پہلے یہ تبرکات ضلع لاہور تحصیل چونیاں کے ایک گاؤں محمدی پور نام میں تھے۔ جہاں سے اس خاندان کا بزرگ گورو جیون مل نقل مکان کرکے موجودہ مقام پر آگیا اور یہاں اس نے ایک گاؤں آباد کیا جسکا نام اپنے بیٹے کے نام پر گورو ہرسہائے رکھا۔ چنانچہ آجتک یہ گاؤں اسی نام سے مشہور رہے۔ گورو جیون مل کے بعد اس کا بیٹا گورو ہرسہائے گدی نشین ہوا۔ اور اسکے بعد گورو جیت سنگھ اور پھر گورو امیر سنگھ اور پھر گورو کلاب سنگھ اور پھر گورو فتح سنگھ (موجودہ گورو کا باپ) یکے بعد دیگرے گدی نشین ہوتے چلے آئے۔ ان تبرکات قرآن شریف وغیرہ کے سبب اس خاندان کا اثر ہمیشہ سکھ قوم پر زور آور رہا ہے۔ انہیں تبرکات کے سبب سے یہ خاندان ہمیشہ بڑی بڑی جاگیروں کا مالک رہا ہے چنانچہ اب تک ۲۶ گاؤں اس کے قبضہ میں ہیں۔ جو ضلع فیروزپور میں ہیں۔ اور ان کے علاوہ ریاستہائے نابھہ و پٹیالہ میں بھی ان کی جاگیریں ہیں۔ ان تبرکات کو دیکھنے کے واسطے۔ اور ان سے فیض حاصل کرنیکے واسطے۔ بعض بڑے بڑے آدمی وہاں جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ گذشتہ مہاراجہ صاحب والئے ریاست فریدکوٹ بھی خود وہاں گئے تھے۔ اور مشہور ہے کہ انہوں نے ایک ہاتھی اور ایک ہزار روپیہ نقد ان تبرکات کے سبب گورو صاحب کی نذر کیا تھا۔ قرآن شریف

PUNJAB ARCHIVES LIBRARY

اور دیگر تبرکات مفصلہ ذیل کو ۴ اپریل ۱۹۰۸ء شنبہ کے دن گورو روشن سنگھ صاحب نے دکھائے:۔

چنانچہ قرآن شریف کو کھول کر پڑھا گیا۔ وہ ایک نہایت خوش خط لکھی ہوئی حمایل شریف ہے۔ جسکا سائز تخمیناً ۳۔ انچ چوڑا۔ اور سارٹھے ۴ ۱/۲۔ انچ لمبا ہے۔ ہر صفحہ پر ارد گرد سنہری لکیریں پڑی ہیں۔ اور بعض مقامات پر سنہری بیل ہے۔ موجودہ گرو صاحب کا بیان ہے کہ پرانے گورو صاحبان سے یہ قرآن شریف بطور تبرک چلا آتا ہے۔

ہماری جماعت کے معزز ارکان میں سے جس جس صاحب نے موقعہ پر پہنچکر اس قرآن شریف کی زیارت کی ہے۔ ان صاحبان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر قادیان

(۲) مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان۔

(۳) میرزا محمود احمد (میر ابڑا لڑکا) ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان۔

(۴) سید امیر علیشاہ سب انسپکٹر جلال آباد

(۵) حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری مالک کارخانہ ہمدرد صحت لاہور۔

(۶) شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم (سابق جگت سنگھ)

(۷) چودھری فتح محمد صاحب طالبعلم گورنمنٹ کالج لاہور

اسی جگہ اس بات کے بیان کرنے سے خاموش نہیں رہ سکتے کہ یہ قرآن شریف کہ جو بابا نانک صاحب کے گدی نشین گوروؤں کے تبرکات میں نہایت عزت اور ادب کیساتھ اب تک اس خاندان میں چلا آیا ہے جسکی زیارت کیلئے صدہا کوس سے سکھ لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ بطور نذر چڑھاتے ہیں یہ اس بات پر صاف دلیل ہے کہ بابا نانک صاحب اور نیز ان کے گدی نشین اور پیرو صدق دل سے قرآن شریف پر ایمان لاتے تھے۔ اور اس کو خدا کا کلام سمجھکر اس کا ادب کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص تجاہل کی رو سے اس کا انکار کرے تو اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ لیکن بلاشبہ بابا صاحب اور ان کے گدی نشینوں کے اسلام پر یہ ایسا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں ہے

اب ہم اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت دے سکتے ہیں ایک حق کے طالب کیلئے یہ شہادتیں کافی سے بڑھکر ہیں۔

اڈیٹر آریہ گزٹ کی سوامی دیانندجی کے وید بھاش سے ناواقفیت!

ہم نے اپنے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ قرآن کریم اور وید مقدس کا مقابلہ کرتے ہوئے متلایا تھا کہ وید مقدس میں توحید کی تعلیم بہت کم پائی جاتی ہے اور برخلاف اسکے اگنی۔ وایو۔ اندرہ وغیرہ کے گیت بہت گائے گئے ہیں نمونہ کے طور پر ہم نے سوامی دیانندجی کے تمدد منتروں کا ترجمہ پیش کیا۔ اور جسمیں ایک وید منتر کا ترجمہ یہ ہے

"زمانہ حال اور پہلے زمانہ کے عالم ویدوں کے پڑھنے والے برہم چاری اور نئی دلیل اور کاموں میں ٹھہرنے والے پران مطلب کو دیکھنے والے عالم ان لوگوں کی دلیل اور وجوہات میں رہنے والے پران سب کی تعریف کرتے کے لائق یہ دینوی آگ ہمیشہ پوجنے یوگ ہے"

کیا وید قدیمی ہیں

اس پر ہم نے دو تنقیحات قائم کی تھیں۔ اول تو یہ کہ سوامی دیانندجی مہاراج نے زمانہ حال اور پہلے زمانہ کے عالم ویدوں کے پڑھنے والے کا ذکر فرما کر خیر سے ویدوں کی قدامت کی گرہ کشائی کردی۔ کیونکہ بقول آریہ صاحبان جب وید آدسرشٹی کی کتاب ہے تو پہلے زمانہ کے پڑھنے والے کہاں سے آگئے۔ اور جب سوامی دیانندجی مہاراج ویدوں کے نزول سے پہلے پڑھنے والوں کا وجود مانتے ہیں تو ویدوں کی قدامت جاتی رہی۔

کیا ویدوں میں توحید ہے؟

دوسرا اس منتر میں جو سوامی دیانندجی مہاراج نے یہ فرمایا ہے کہ یہ دینوی آگ ہمیشہ پوجنے یوگ ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ موحد قوموں کے نکتہ خیال سے سوائے خدا کے اور کوئی چیز پوجنے یوگ نہیں۔ مگر سوامی جیکا یہ ارقام فرمانا کہ دینوی آگ ہمیشہ پوجنے یوگ ہے۔ خیال سے باہر ہے۔ اگر ایشور پوجنے یوگ ہے تو دینوی آگ کی پوجا چہ معنی دارد۔ اور اگر دینوی آگ پوجنے یوگ ہے؟ تو توحید کہاں رہی؟ اور اس سے بڑھکر جو ہمیں حیرانی ہے وہ یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اس منتر سے ہی ناواقفیت ظاہر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کو سوامی دیانندجی کے وید بھاش سے رگوید سکھتا پہلا استک پہلا منڈل پہلا ادھیائے کا پہلا سوکت دوسرا منتر کا ترجمہ کبھی پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ورنہ اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اس دلیری سے اس منتر کا انکار نہ کرتے

ویدوں کے ترجمہ کی ضرورت

آریہ گزٹ میں ایک پرزور مضمون ویدوں کے ترجمہ کے متعلق چھپا ہے کہ ویدوں کا ترجمہ بہت جلد ہونا چاہیئے۔ عوام کو جو سنسکرت سے ناواقف ہیں۔ ویدوں کے پڑھنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔" یہ خواہش بڑی مبارک ہے۔ جب آریہ سماج یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے عوام الناس کو ویدوں کے گیان سے منور کرنا ہے۔ مگر دوسری طرف یہ حالت کہ ویدوں کا کسی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا۔ یہ حیرانی نہیں تو اور کیا ہے اگر آپ لوگوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ ویدک دھرم قبول کرو تو آپ کو چاہیئے کہ ویدوں کا ترجمہ بھی نو واردوں کے سامنے رکھو تاکہ وہ معلوم کرسکیں کہ وید مقدس میں کسقدر صداقت ہے۔ ہمیں امید نہیں کہ آریہ سماج اس طرف توجہ فرمادے کیونکہ آریہ سماج خوب سمجھتی ہے کہ بہتری اسی میں ہے۔ کہ ویدوں کے تراجم لوگوں کی نظر سے اوجھل ہی رہیں۔

اس وقت گورنمنٹ کی بہترین خدمت کیا ہے

لارڈ کارمائیل گورنر بنگال نے بنگالی جوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرکار کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ بھولے بھالے لوگوں کو جنگ کے متعلق غلط فہمی کے شکار ہونے سے بچایا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جھوٹی افواہوں اور گپوں کی تردید سرکار کی بہت بڑی خدمت اور امداد ہے۔ کیونکہ ان بے سروپا اور بے بنیاد گپوں سے رعایا اور سرکار دونوں کی پریشانی بڑھتی ہے اور باقی سب کام تو سرکار خود کرلیتی ہے۔ مگر گپوں کو جو ایک شخص سے دوسرے تک گوش بگوش پہنچتی ہیں۔ سرکار کس طرح روک سکتی ہے۔ اس لئے اس میں پبلک کی امداد کی محتاج ہے بعض اوقات یہ گپیں ایسی بے پر کی اڑائی جاتی ہیں کہ انہیں تردید اور تکذیب کیلئے بھی اخبار میں درج کرنے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ عام لوگ الٹا مطلب نہ لے بھاگیں۔

ہمیں نصاریٰ سے کیوں محبت ہے

محبت اور وفاداری اور عقیدت مسلمانوں کو گورنمنٹ کیساتھ عارضی خیال سے ہی نہیں ہے بلکہ اسکی بنیاد اسکی مقدس کتاب کی تعلیم پر ہے جسمیں لکھا ہے ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا قالوا انا نصری ذلک بان منہم قسیسین و رہبانا وانہم لایستکبرون۔ ترجمہ:۔ اور مسلمانوں کیساتھ دوستی کی اعتبار سے سب لوگوں میں ان کو قریب تر پاؤ گے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ مسلمانوں کیطرف نصاریٰ کا میلان اس سبب سے ہے کہ ان میں علماء اور مشائخ ہیں اور نیز یہ۔ لوگ

KHILAFAT LIBRARY

تکبر نہیں کرتے۔

لہذا اہل اسلام گورنمنٹ کے ساتھ اپنی قدیم مسلمہ وفاداری پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں اور قائم رہیں گے

پنجاب میں سنہ ۱۹۱۳ء زیادہ جرائیم کن اضلاع میں ہوتے ہیں

میں قتل کی وارداتیں اوسط بحساب ۳۱ فی ملین ہے وجوکہ انگلستان کے ۲ فی ملین کی اوسط کے بڑھانے کا سبب یہ چند اضلاع ہیں کہ جن میں قتل کی وارداتیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ مثلاً شاہپور ۷۴ فی ملین۔ اٹک ۱۰۷۔ راولپنڈی ۹۵۔ اور جہلم ۱۰۷۔ اس لئے اگر ان اضلاع میں قتل کی وارداتوں کی کمی کے لئے گورنمنٹ کچھ خاص تدبیر اختیار کرے تو بالکل موزون اور مناسب ہوگا۔

ارض روم کا مختصر جغرافیہ

(۱) ایشیائی ٹرکی کی ایک ولایت صوبہ ہے جو سطح مرتفع آرمینا کے وسط میں واقعہ ہے اور دریائے فرات چوروک اور ارالس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلتے ہیں اور اس کا رقبہ (۱۹۶۰۰) مربعہ میل ہے یہ علاقہ زیادہ تر زراعتی ہے گو اس میں جنگل بھی بہت ہے اس میں آہنی۔ نمکیں اور گندھک کے چشمے واقعہ ہیں اور نمک اور کوئلہ بھی پایا جاتا ہے۔ آبادی ساڑھے سات لاکھ ہے۔

(۲) اس ولایت کا صدر مقام شہر ارض ہے جو دریائے قارہ صو (یعنی فرات کی مغربی) سے سیراب ہوتا ہے۔ طرابزون کے جنوب مشرق میں (۱۲۰) میل کے فاصلہ پر ۶۰۰۰ ہزار فٹ کی بلندی پر واقعہ ہے۔ اس کا قلعہ پانچویں صدی میں شہنشاہ تھیوڈوسیس خورد نے تعمیر کیا تھا۔ باز نطیم زمانہ میں ارض روم آمنیوں کا نہایت محفوظ مقام تھا اور قدیم زمانہ میں بڑی تجارت کی منڈی تھی۔ لیکن روسی ٹرنیس کاکیشین ریلوے کی تعمیر سے اس کی وسیع کاروائی تجارت اب مفقود ہوگئی ہے۔ چھ لاکھ پونڈ سالانہ کی کل تجارت ہے کہ جس کے ۲/۳ حصہ کے برابر تجارت درآمد ہے۔ لوہے اور تانبے کے کام کی یہاں بڑی دستکاری ہے ترکوں نے ۱۵۱۷ء میں اس ملک پر قبضہ کیا تھا ۱۸۲۹ء میں اسے روسیوں نے لیا۔ اور ایک مرتبہ پھر ۱۸۷۸ء میں اسپر قبضہ کرلیا لیکن عہد نامہ برلن کے مطابق پھر ترکوں کو لوٹا دیا گیا آبادی اس شہر کی چالیس ہزار کی ہے۔

بلقان کا مطلع سخت ابر آلودہ ہے

کہ اسٹریا کے سرویا میں گھس آنے نے بلگیریا پر بڑا اثر ڈالا ہے اور سرویا کی کامل شکست سے بلقان کی حالت میں سخت تغیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ایک دوسرا پیغام جو پیٹرو گریڈ کے راستہ سے آیا ہے وہ رومانیہ کے مستعد وزیر جالسکو کی طرف سے آیا ہے جس نے بتلایا ہے کہ تمام ریاستہائے بلقان کو دول اتفاقی ثلاثہ کی مدد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جرمنوں کو فتح ہوگئی۔ تو بلقان کی تمام امیدیں دفن ہو جائینگی ایک اور خبر یونان کے متعلق بھی آچکی ہے کہ وہ ٹرکی کی شرکت جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اٹلی کی نسبت مدت سے طرح طرح کی افواہیں سنی جارہی ہیں۔ اور حال میں تو نئے وزیر اعظم نے اپنے سفرا کی کانفرنس بھی فراہم کی ہے۔ اسلئے ان حالات میں جیسے کہ آجکل گذر رہے ہیں عجب نہیں کہ بلقان کی بعض دوسری جنگجو ریاستیں بھی اس جلتے بلتے الاؤ میں کود پڑیں اور جنگ یوروپ کی اور بھی پیچیدگی بڑھائے

مسجد دوکنگ میں مسلمانوں کا قبرستان

ہمعصر پیغام صلح لاہور میں مولوی صدرالدین صاحب کی ایک مراسلت اشاعت ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو سرفروشان ہندوستان کے مسلمانوں کے جنازہ کے لئے گورنمنٹ نے مولوی صدرالدین صاحب کو بلایا۔ اور مولوی صاحب نے اس امر کے لئے بہت کوشش کی کہ مسلمانوں کا قبرستان دوکنگ میں ہونا چاہیئے۔ اور اکثر انگریزی افسروں نے ان سے اتفاق کیا۔ امید ہے کہ مولوی صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائینگے۔

اسلام و اصول انسان کے مسلمانوں میں بنی نوع انسان کیلئے کس قدر ہمدردی کا مادہ ہے؟

سامنے رکھتا ہے۔ ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔ مگر جیسی خیر خواہی اور ہمدردی بنی نوع انسان کیلئے اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اور کسی مذہب میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ مسافر آگرہ کے منہ پھٹ ایڈیٹر کی شیریں کلامی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور جس بیباکی سے یہ اسلام پر حملے کرتا رہتا ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مگر جب اس کا اڈیٹر بیمار ہوا تو مسلمانوں نے بھی اس کی بیمار پرسی کے خطوط لکھے اس سے مسافر آگرہ کا اڈیٹر بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلام نے اپنے پیروؤں کو کیسا وسیع الحوصلہ بنایا ہے۔ جسکی اور کسی مذہب کے پیرو سے توقع نہیں ہو سکتی۔

ایڈیٹر لایل گزٹ کا دعوئے بے دلیل

ایڈیٹر لایل گزٹ زمین و آسمان کے قلابے ملانے میں خاص ید طولیٰ رکھتا ہے۔ اب آپ نے پنجابی زبان کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کئے ہیں۔ کہ پنجابی زبان میں ایسی خوبیاں ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ گرویدہ پنجابی زبان خود اپنے اخبار کو اردو زبان میں نکالتا ہے یہ اردو کی ہی برکت ہے کہ لایل گزٹ ایسے اخبار کی اشاعت ۴ ہزار تک پہونچگئی۔ ابھی یہ اپنی اخبار کو گورمکھی میں کرکے دیکھ لے چار کے بدلے ایک رہتا ہے یا زیادہ۔ اس سے بڑھ کر بھی لایل گزٹ کے ایڈیٹر کے نزدیک اردو کی خوبیاں اور کیا ہو سکتی ہیں جسکی طفیل ایک کے چار ہو جائیں۔

قیصر جرمنی کا خبط

قیصر جرمنی نے روسی پولینڈ کے باشندوں کے نام خط لکھا ہے کہ ایک روز پولینڈ کے گرجا عظیم میں رات کے وقت بلا کسی انسانی مدد کے اپنے آپ جو گھنٹی بجنے لگی تھی۔ وہ میرا معجزہ تھا۔ مجھکو مریم علیہا السلام زار قطار روتی ہوئی نظر آئیں۔ اور انہوں نے مجھکو روس سے لڑنے کا حکم دیا۔ تاکہ تم کو روس کی حکومت سے آزاد کرائوں اب میرے ہمراہ خدا اور مریم علیہا السلام ہیں جو مجھسے لڑیگا فنا ہوگا اور جو میری اطاعت کریگا بچا رہیگا سوائے اہل پولینڈ تم بھی جرمن فوج سے نہ لڑو اور اس کو مثل مہمان اور برادر عزیز کے سمجھکر اسکا دل سے استقبال کرو۔ مطلب کا معجزہ اور خواب ہونا ایسا ہو تو قیصر جرمنی جسکو معجزہ کہتا ہے وہ اہل دنیا کی نظروں میں خبط سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا؟ یہ خبگ کا خود ساختہ پیغمبر جانے ابھی کب تک سنگھڑت پیغام سناتا رہیگا۔ لیکن خدا کو اپنی بیگناہ مخلوق کو مردانا منظور نہیں ہے۔ وہ ظلم اور خون کی ان ندیوں کو جو قیصر جرمنی کی وجہ سے کئی مہینوں سے مسلسل بہ رہی ہیں دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا۔ وہ جلد اور بہت جلد جرمنی کا عبرتناک انجام دکھائیگا۔

برطانیہ کا نقصان

۲۵ نومبر کے تار سے معلوم ہوا کہ چار لفٹنٹ آٹھ سیکنڈ لفٹنٹ مارے گئے۔ پانچ کپتان ایک میجر دو لفٹنٹ آٹھ سیکنڈ لفٹنٹ زخمی ہوئے ایک لفٹنٹ تین سیکنڈ لفٹنٹ گم ہیں۔ ایک کپتان زخمی ہو کر گم ہوا ایک سیکنڈ لفٹنٹ گرفتار ہوا۔ غیر سرکاری خبر ہے کہ ایک لفٹنٹ مارا گیا۔ پانچ لفٹنٹ چار کپتان ایک سیکنڈ کپتان زخمی ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

مصارف جنگ

جرمنی کے فوجی انتظام کا جو خرچ روزانہ تیس لاکھ پونڈ یا ساڑھے چار کروڑ روپیہ ہے۔ یہ تو مالی نقصان ہے۔ میدان کارزار میں جسقدر سپاہی اور افسر کام آرہے ہیں یہ جانی نقصان ہے جو مالی نقصان کے علاوہ ہے۔ نار الحرب کے عواقب و نتائج سوائے نقصان مال و جان اور بربادی و تباہی کے اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا

اپر انڈیا بانک کی ناکامی

افسوس ہے کہ اپر انڈیا بانک نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے یہ پہلا بنک ہے جو اس تباہی کی زد میں آیا ہے قارئین کرام کو معلوم ہے کہ اس سے پہلے اطراف و اکناف ملک میں کئی بنک بیٹھ چکے ہیں۔ جس سے قوانین قدرت کی اس مقدس دفعہ کی تائید و تصدیق ہوتی ہے جو قرآن کریم میں اس طرح مذکور و مسطور ہے۔ یمحق اللہ الربوٰ ویربی الصدقت (پ ۳ من البقرہ ع ۳۸) اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے

ژالہ باری

ملک کے اکثر حصص میں سخت ترین ژالہ باری ہوئی ہے۔ پنجاب کے بعض اضلاع و اقطاع میں شدت ژالہ باری سے سبزی کا نام و نشان تک نہیں رہ گیا۔ نیشکر۔ پنبہ اور بقولات وغیرہ کا بالکل صفایا ہو گیا ہے۔ ایکڑوں کے ایکڑ دھان تباہ و برباد ہو گئے ہیں وینزل من السماء من جبال فیھا من برد فینیب بہ من یشاء ویصرفہ عن من یشاء (پ ۱۸ س النور ع ۲) اور آسمان میں جو اولوں کے پہاڑ یعنی جمے ہوئے بادل ہیں۔ اللہ ہی ان میں سے اولے برساتا ہے جو جس پر چاہتا ہے اولے برساتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے ان کو ہٹا دیتا ہے۔

افسوسناک ریلوے ٹکر

بمبئی سے ۷۹ میل کے فاصلہ پر گھاٹوں پر دو مال ٹرینوں کی ٹکر سے آٹھ ہندوستانی مسافر ہلاک اور آٹھ دیسی اور یورپین مسافر سخت مجروح ہوئے۔ دونوں ٹرینیں آگے پیچھے بمبئی سے کانپور جا رہی تھیں۔ اگلی گاڑی کی دوسری گاڑی کا جوڑ ٹوٹ گیا اور اس طرح باقی ساری ٹرین پیچھے کو ہٹتی جا کر پیچھے آنے والی ٹرین سے ٹکرا گئی۔ اس تصادم سے بیس گاڑیاں خراب ہو گئیں۔

خشیت اللہ اختیار کرو

غور کرو اس وقت اطراف و اکناف عالم میں نزول مصائب و نوائب ہے۔ یورپ نار الحرب میں گرفتار ہے جس کے شعلوں سے کوئی ملک اور کوئی شہر محفوظ و مصئون نہیں۔ لاکھوں بندگان خدا تہ تیغ بے دریغ ہو چکے ہیں کروڑوں روپے روزانہ پانی کیطرح بہائے جا رہے ہیں۔ گرانی اجناس روز افزوں ہے۔ ژالہ باری سے فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ ریلوں کے تصادم سے اتلاف جان و مال ہو رہا ہے امراض مشتی طاعون بخار ہیضہ سے بے شمار اموات وقوع میں آرہی ہیں۔ اس قسم کے حوادث و شدائد کے وقوع کی غرض و غایت قرآن مجید نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ ولقد اخذنا اٰل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یذکرون ط (پ ۹ الاعراف ع ۱۶) اور ہمنے فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالیوں اور کمی پیداوار کے عذاب میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ متنبہ ہوں الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق (پ ۲۷ س الحدید ع ۸) کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور تلاوت قرآن کیلئے جو خدائے برحق کیطرف سے نازل ہوا ہے ان کے دل گداز ہوں؟

نار الحرب کے عواقب و شدائد

لاکھوں بنی نوع انسان کے اڑھائی لاکھ بیگم کے اڑھائی لاکھ بے پناہ یعنے کوہا لینڈ چلے گئے ہیں۔ ہزاروں انگلستان چلے آتے ہیں اور ہزاروں بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ فرانس کے دو شہروں کا بالکل صفایا ہو گیا ہے یعنی البرٹ کھنڈروں کا ڈھیر لگ گیا ہے اور رائے صفحہ ہستی سے معدوم ہو گیا ہے۔ بمبئی کے بعض کارخانجات بند ہو رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو مزدوری کافی تعداد میں ملتی ہے اور نہ جنگ کی وجہ سے کا تا ہوا سوت بہم پہونچایا جا سکتا ہے۔ درامد و برآمد اشیاء کی بندش سے تجارت بند ہے۔ کاروباری آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ حیرت و استعجاب ہے کہ غلہ کی برآمد کی بندش سے ارزانی کی توقع کیجا سکتی تھی۔ مگر واقعات تو مشیت ایزدی کے ماتحت ہیں اور توقعات انسانی اختراعات۔ اسی بنا پر برخلاف توقعہ کے نرخ اجناس انتہائی گرانی کو پہنچ گیا ہے ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ط (پ ۲۶ س ق ع ۳) جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے اس کے لئے تو ان باتوں میں کافی نصیحت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ط

احراق دیار و امصار

جرمن ولیعہد نے فرانس کے قصبہ سرمنٹ کو خالی کرتے وقت جلا دینے کا حکم دیا۔ غریب خانے بھی مستثنیٰ نہ رکھے گئے۔ حالانکہ راہبات نے شہزادہ کے قدموں پر سر رکھ کر انہیں رکھنے کی التجا کی تھی مگر اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل (پ ۲ س البقرہ ع ۲۵) اور جب حاکم بنجائے تو ملک کو کھوند مارے تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی کو اور آدمیوں اور جانوروں کی نسل کو تباہ کرے۔

(نور الدین تاجر جرم گوجرانوالہ)

ہندوستانی کولمبیا نہ جائیں

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کینڈا نے برٹش کولمبیا کے بندرداخلہ پہ کاریگروں اور اپنے کام سے ماہر و غیر ماہر مزدوروں کے جہاز سے اترنے کی امتناعی میعاد کو ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک بڑھا دیا ہے لہذا ہندوستان سے باہر جانیکا ارادہ رکھنے والے اشخاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس عرصہ کے اندر برٹش کولمبیا کو تبلاش مزدوری جائینگے تو ان کو اس ملک میں داخل نہ کئے جانے کی سخت خطرہ کا سامنا ہوگا۔ (دستخط شیخ امیر الدین)

(اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میونسپل گورنمنٹ پنجاب)

بوقت ضرورت خاص رعایت کی اجازت ہے

ہمعصر پیسہ اخبار نے یہ بالکل درست لکھا ہے کہ بطور خاص کارروائی کے اس وقت تک ہندوستان سے غلہ کی برآمد بند کر دیجائے۔ جب تک کہ نرخ کی گرانی رفع نہ ہو یا سوائے انگلستان کے اور کسی غیر ملک کو غلہ روانہ نہ کیا جائے۔ اس عارضی طور پر فری ٹریڈ کی پالیسی ترک کرنیمیں کچھ عیب نہیں ہے حال میں اسی کی تاکید میں انگلستان کے بورڈ آف ٹریڈ کا وہ فیصلہ پیش کیا جا سکتا ہے جو اس نے کول تار کے رنگوں کے متعلق شائع کیا ہے۔ یعنے بیشتر ازیں جن رنگوں کے انگلستان سے باہر بھیجنے کی قطعاً ممانعت کیگئی تھی اب ہوم گورنمنٹ نے بعض کارخانوں کو لائسنس اس غرض سے دیدیئے ہیں کہ وہ اپنی اشیاء کو کل یا جزو انگلستان سے باہر بھی بھیج سکتے ہیں۔ مگر پہلے انگلستان کی ضرورت پوری کر لیا کریں ذاتی حفاظت قانون فطرت کا پہلا اصول ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہوم گورنمنٹ کا یہ فیصلہ اس فری ٹریڈ کے بالکل منافی ہے کہ جسکا انگلستان ہمیشہ سے حامی ہے بجا لیکہ رنگوں اور غلہ کے اکسپورٹ (برآمد) میں زمین و آسمان کا فرق ہے امید کہ گورنمنٹ ہند ہندوستان سے عارضی طور پر غلہ کی برآمد روکنے کیلئے بطور خاص ضرورت کے یہ تحریک منظور کرے گی۔ کہ جب تک دس یا بارہ سیر غلہ نہ بکنے لگے اس وقت تک غلہ ہندوستان سے کہیں باہر نہ بھیجا جاوے۔ سنا ہے آجکل لنڈن کے

* بازاروں میں لاہور کے بازاروں کی نسبت غلہ گراں ہے بجا لیکہ اس ملک میں لنڈن کی نسبت بہت مفلس لوگ آباد ہیں۔

مسافر آگرہ بحث مباحثہ کی عادت کو نہیں چھوڑ لیگا؟

اس وقت جبکہ بعض تجربہ کار آریہ دوست اس امر کو ظاہر کر رہے ہیں کہ باہم بحث و مباحثہ کی عادت کو ترک کر دینا چاہیئے کیونکہ اس سے کچھ فایدہ نہیں ہے تو دوسری طرف مسافر آگرہ اپنی پوری کچوری میں فرق آتا دیکھکر یہ سطور لکھنے پر مجبور ہوا:۔

"بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر کچھ دنوں سے یہ آواز اٹھنی شروع ہو گئی ہے کہ بس کرو! اب کھنڈن ومنڈن کی ضرورت نہیں۔ کاٹ چھانٹ کا کام بہت عرصہ ہو چکا ہے اب ضرورت ہے کہ سب ملکر بیج بونے میں لگ جائیں۔ بیشک بظاہر یہ دھرمو پدیش بہت شانتی دایک دیپارے ہیں۔ اور انہیں کہہ کر ہمنے آریوں کو بہت سی تکالیف سے نجات ملجائیگی۔ لیکن اگر اس اپدیش کے رخ روش سے سہل انگاری کا خوشنما پردہ تھوڑی دیر کے لئے ہٹا دیا جائے تو حقیقت شناس آنکھیں دیکھیں گی کہ فی الواقعہ یہ اپدیش ایسا پیارا دلالبہ دایک نہیں ہے۔ جتنا کہ اس کے مدعی اسے بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ تو بجنسہ وہی بات ہو جاتی ہے کہ دنیا کے تمام طول و عرض میں ساری زمین کانٹے دار جھاڑیوں سے گھری ہوئی ہے۔ اور دنیا بھر کو گیہوں کھلانے کے کچھ خواہشمند ان جھاڑیوں کے کاٹنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ قدرتاً انہیں تھوڑی سی زمین ہی صاف کرنے میں بہت عرصہ لگ جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اوپر سے آکر یہ شور مچا کر دے کہ بھائی بس کرو! یہ کام کرتے کرتے بہت عرصہ ہو گیا ہے"

ایسے اصحاب کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ آریہ سماج بحث و مباحثہ کو چھوڑ دیگی

اٹلی کس کروٹ بیٹھیگی؟

ہمعصر انڈین ڈیلی نیوز کلکتہ نے اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھا ہے کہ اٹلی کی غیر جانبداری کو اب تک فوجی سامان کی کمی نے قائم رکھا۔ لیکن جہاں یہ کمی پوری ہوئی اور اٹلی جرمنی کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئی۔ علاوہ بریں ریاستہائے بلقان میں کچھ گڑبڑ ہی اور یقین ہے کہ بلقان کی باقیماندہ تین ریاستیں بھی جلدی سے کسی طرف ہو جائینگی۔ اول تو ہمیں اس میں بہت شبہ ہے کہ اٹلی خبیث جرمنی کا ساتھ دے لیکن اگر ایسا ہوا بھی تو کیا بڈی اور کیا پڈی کا شوربا۔ اٹلی بجز اپنی ہڈی پسلی تڑوانیکے اور جرحنی کے ساتھ ملکر کر ہی کیا لیگی؟۔ کیونکہ ہر صورت میں آخر فتح برطانیہ و اس کے دوستوں کو ہی نصیب ہوگی۔

ہندوستانی فوج کی بہادری اور لارڈ کچنر کی ایک تقریر کا خلاصہ

لنڈن میں ۲۶ نومبر کو ہوس آف لارڈز میں سہ پہر کو لارڈ کچنر نے موجودہ حالت پر ریویو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جرمنوں نے آپ کی پچھلی تقریر کے بعد کوئی پیشقدمی نہیں کی۔ ہندوستانی فوج کی آمد سے بڑی مدد ملی ہے۔ ہمارے نقصان بہت بھاری تھے۔ لیکن دشمنوں کے نقصان سے مقابلہ کیا جائے تو وہ ہلکے تھے۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ ترکی فوجوں سے ہمارا مقابلہ سویز سے تیس میل مشرقی کیطرف ہوا۔ لارڈ کچنر نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ رعایا کو تمام خبریں دینا چاہتی ہے۔ جہاں تک کہ وہ فوجی فواید کے منافی نہ ہوں۔

ہمارے سالانہ جلسہ کی غرض

معزز ہمعصر الفضل نہایت خوب لکھا ہے کہ ہمارا جلسہ چندہ کے لئے نہیں ہوتا کہ چندہ دیکر احباب واپس چلے جاویں۔ ہمارا جلسہ اس غرض کیلئے نہیں ہوتا کہ لوگ قادیان کی زمین کو چھوکر واپس چلے جائیں کیونکہ یہ کام دوسرے اوقات میں بھی ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس کی غرض تو جماعت کا اتفاق و اتحاد اور اسکی دینی ترقی ہے اور کیا یہ بات قادیان میں آکر فوراً واپس چلے جانے میں پوری ہو سکتی ہے؟

دوسری انجمنوں میں چندہ دیکر واپس جانا میں کوئی عیب نہیں۔ لیکن کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حج کو جائے اور بھاگ کر عرفات مزدلفہ منیٰ میں سے گذر جائے اور قربانی کردے اور سر منڈوا کر طواف کر کے واپس چلا جائے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ان دنوں کی رعایت نہ کرے جو اس کام کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اس کا حج پورا ہی نہیں ہو سکتا۔ پس ہمارا جلسہ مسیح موعود علیہ السلام کا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا ہوا تھا۔ اسکی غرض چندہ جمع کرنے کی بجائے اور بھی اور وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک احباب تین چار روز یہاں نہ ٹھہریں اور خصوصاً ان دنوں میں جبکہ جلسہ شروع ہوتا ہے حضرت مسیح موعود نے ۱۸۹۱ء میں جبکہ کل دو تین سو دوست اکٹھے ہوتے تھے جلسہ کیلئے تین دن مقرر کئے تھے۔ تو اب جبکہ ہزاروں آدمی ان دنوں میں اکٹھا ہوتا ہے ایک یا دو دن کیونکر کافی ہو سکتے ہیں۔

اب تو دنوں میں اور زیادتی ہونی چاہیئے تاکہ اصل مدعا حاصل ہو سکے۔ سو میں اپنے دوستوں کو اس طرف خاص طور سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اپنے عمل سے جلسہ کی اصل غرض کو باطل نہ کریں۔ سال میں یہ موقعہ صرف ایک دفعہ آتا ہے اور سرکاری دفاتر میں عام طور پر آٹھ دن سے بھی زیادہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ پس انہیں چاہیئے کہ صرف قادیان کو ہاتھ لگانے نہ آیا کریں۔ بلکہ چار پانچ دن قیام کرنے کی نیت سے گھر سے چلا کریں تاکہ جلسہ اپنی اصلی غرض کو پورا کر سکے۔

کیا آریہ سماج مذہبی جماعت ہے

عموماً آریہ دوست یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ایک خالص مذہبی جماعت ہے اور اُسے پالیٹکس سے کچھ واسطہ نہیں گویا عمل اور فعل سے ایسا ثبوت بہم نہیں پہونچا تھا۔ مگر اب آریہ سماج کے مسلمہ آرگن ستیہ دھرم پرچارک نے اس عقدہ کو وا کر دیا۔ وہ لکھتا ہے کہ سرکاری افسروں کے شک کی ایک اور بھی وجہ ہے وہ یہ کہ آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے ویدک دھرم محض پوجا پاٹھ سکھلانے والا دھرم نہیں پالیٹکس یعنی امور سلطنت کی بھی تعلیم دیتا ہے پالیٹکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آجاتے ہیں۔ آریہ سماج جیسے روزانہ فرائض۔ تعلیم سوشل اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا مدعا سمجھتا ہے ویسے ہی اس کا پولٹیکل دھرم بھی ہے جیسے وہ اپنے کئی مدعاؤں کا پرچار ٹریکٹ کی چوٹ کرتا ہے ویسے ہی پولٹیکل مسایل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے"

امید کہ ستیہ دھرم پرچارک کے اس فتوی کو آریہ دوست کان کھول کر پڑھینگے ستیہ دھرم پرچارک نے اس امر کو ثابت کر دیا کہ اگر ایک طرف آریہ سماج دھرم کا اپدیش کرتا ہے تو دوسری طرف پالیٹکس کا بھی۔

مگر جسطرح آریہ سماج اپنے جلسوں میں دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویسے پالیٹکس کا کیوں نہیں کیا ستیہ دھرم پرچار اس عقدہ کو حل کریگا

سوامی دیانند کے متعلق ایسا نہ کہو!

ہمعصر پیسہ اخبار کا ایک خاص

نامہ نگار پیسہ اخبار مورخہ ۲۴- نومبر میں لکھتا ہے :- کہ

ہم نے آریہ سماج کے مایۂ ناز پنتھ (خالصہ پنتھ) کی حقیقت کو نہیں دیکھا۔ پس اس پر رائے زنی نہیں کر سکے۔ مگر جس عجیب و غریب مسئلہ کے ثبوت میں اسکی تصنیف کی تکلیف اٹھائی گئی۔ اس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ بقول آریہ گزٹ مسلمانوں اور عیسائیوں میں نیوگ رائج ہے اور مہاشہ رونق رام جی اور مہاشہ نشمبر دت جی کی تحقیقات کے بموجب سکھوں کے واجب التعظیم گورو نیوگ کو پسند کرتے رہے ہیں۔ ان عجیب و غریب دعاوی کے علاوہ خود آریہ متکلمین نیوگ کی فلسفیانہ خوبیاں دکھلانے میں تمام فصاحت و بلاغت ختم کر ڈالتے ہیں۔ تو اس صورت میں پنڈت راج نرائن صاحب ارمان دہلوی ایڈیٹر ارجن کا ایک عزیز سناتنی کو اس امر پر تہذیب سے گفتگو کرنے کی ہدایت کرنا کہ وہ رشی اعظم سوامی دیانند صاحب کو نیوگ زادہ کہتا تھا سمجھ میں نہیں آسکتا۔ یہ ممکن ہے کہ سوامی صاحب نے خود نیوگ نہ فرمایا ہو جیسا کہ انہوں نے عقد بھی نہیں فرمایا۔ لیکن ان کے پدر بزرگوار کا نیوگ یا عقد کرنا جبکہ دونوں تعلقات جائز کی تعریف میں داخل ہیں۔ محل نزاع نہ ہونا چاہیئے تھا۔ آخر رشی ابتدائے آفرینش کے انسانوں کی طرح بدوں ماں باپ کے تو پیدا نہیں ہو گئے تھے۔ بلکہ وہ اپنے والدین کے ازدواجی تعلقات کا نتیجہ ہیں خواہ وہ تعلق عقد دائمی کی صورت میں ہو یا عقد عارضی (نیوگ) کی صورت میں۔ آریہ سماج جب ورن کو جنم سے نہیں بلکہ کرم سے تسلیم کرتا ہے تو سوامی صاحب کے عالی خاندان اور برہمن زادہ ہونے کا ثبوت پیش کرنا فضول ہے۔ اسی طرح جب اس کے نزدیک نیوگ بھی ایک قسم کا عقد ہے تو پھر سوامی صاحب کو کسی سناتنی کے نیوگ زادہ کہہ دینے سے برا ماننا ایک معمہ لاینحل ہے اپنے ایک بزرگ کی نسبت نیوگ زادہ کہلانے سے عار اور اقوام معاصر کے بزرگوں کو نیوگ سے پیدا شدہ بتلانے پر اصرار۔ یہ سماجی دوستوں کی زبردستی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بکواس کرانیکے لئے ایک چھوکرا کی خریداری

ہمعصر جھنگ سیال شاکی ہے کہ یہاں کے ایک دو دولتمند آریہ سماجیوں نے ایک بدزبان لونڈے کو اس غرض سے روپیہ دیکر اخبار جاری کروایا ہے کہ وہ ان کے مخالفوں کو خوب گالیاں دے۔ لالہ بانکا دیال کا بیان ہے کہ جب اس نے آریہ سماجی لیڈروں سے اس کرتوت کا سبب پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ چونکہ فلاں آریہ سماجی اخبار کا ایڈیٹر لچا آدمی ہے۔ اسلئے ہم نے اس کے مقابلہ کیلئے ایک ایسے ہی چھوکرے کو تلاش کیا ہے تاکہ اگر وہ اخبار ہم پر حملہ کرے تو یہ اسکی خبر لے۔ اگر یہ حالات صحیح ہیں تو کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ سوسائٹی کے لیڈروں کے اخلاق و تہذیب کا یہ عالم ہو۔ اس کے عوام کی حالت قیاس میں آسکتی ہے۔

لالہ منشی رام کے لیکچر سے ایک عجیب انکشاف!

لالہ منشی رام صاحب نے اپنے لیکچر چھوڑالی سماج میں بعض عجیب عجیب باتیں بیان فرمائیں۔ جسے جھنگ سیال حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے :-

مہاتما منشی رام جی نے چھوڑالی سماج کے پلیٹ فارم پر جو تقریر فرمائی ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ آپ نے کسی قسم کی لگی لپٹی نہیں رکھی۔ آپ نے جہاں دوسرے مت متانتروں کو آریہ سماجیوں سے نیک سلوک روا رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وہاں آریہ سماجیوں کو بتلایا ہے کہ کھنڈن منڈن کی پالیسی سنجیدگی سے بھی قایم رکھی جا سکتی ہے۔ آپ نے بعض سکھ اور آریہ اخبارات کے ایک عجیب و غریب سمجھوتہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک سکھ اخبار والے سے ایک صاحب نے پوچھا کہ تم اس کانفرنس کے حق میں کیوں نہیں ہو؟ جو دیوان زید رنا تھ صاحب ہوشیارپور میں سکھوں اور آریاؤں کی کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ اس سے اسے دو سو روپیہ ماہوار آمدنی ہے اور بعض آریہ اخبارات سے اس کا سمجھوتہ ہے۔" اس پر جھنگ سیال کہتا ہے کہ

اگرچہ مہاتما منشی رام صاحب نے کسی سکھ یا آریہ اخبار کا نام نہیں لیا۔ مگر جو لوگ عام طور پر اخبارات پڑھتے رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ سکھ اخبار لائل گزٹ یا شیر پنجاب ہے اور آریہ اخبار "امرت لاہور" کے بغیر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

جب مہاتما منشی رام نے کسی کا نام نہیں لیا۔ تو کسی کو بھی یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ زید یا بکر کو پیش کرے۔ ہمیں توقع نہیں کہ کوئی ایسا سمجھوتہ ہوا ہو۔ مگر کہنے والا بھی مہاتما منشی رام ایسا معتبر آدمی ہے۔ اور ہمیں سوائے وثوق کرنے کے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا +

اگر تمام خریدار ایسی نیک معاملہ ہوں تو ہماری مشکلات ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی رفع

جن دوستوں کا چندہ اخبار ختم تھا۔ یکم دسمبر کو ان کے نام وی پی کیلئے اطلاع دیگئی۔ تو برادرم کریم اللہ مظفر نگر نے اطلاع پاتے ہی بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ بھیجدیا۔ اور برادرم مبارک احمد صاحب منگھول سے تحریر فرماتے ہیں "کہ جب تک دم میں دم ہے انشاء اللہ وی پی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر ایسے اخبار کا جو خدمت دین کیلئے اپنی جان مال سے بھی دریغ نہ کرے۔ وی پی کے متعلق بذریعہ کارڈ دریافت فرمانے کی ضرورت نہیں بسر و چشم قبول ہوگا" نور بھلا یا برا ہفتہ وار جو آپ کی خدمت میں پہونچ جاتا ہے۔ یہ محض ایسے ہی احباب کرام کی توجہ کا نتیجہ ہے ورنہ اگر نادہند خریداروں پر اخبار کا انحصار ہو تو دوسرے دن ہی دم توڑ کر رہ جائے بعض ایسے دوست بھی ہیں۔ جنکا ہم نام لینا ہی مناسب نہیں سمجھتے وہ دو دو تین تین سال برابر آجکل کے دعدہ پر اخبار منگواتے رہتے ہیں۔ مگر جب وی پی کیا جائے تو کمال تنگدلی سے واپس کر دیتے ہیں۔ خدا جانے یہ دوست ایسا کرتے ہیں تو اب سمجھتے ہوں۔

خالصہ سماچار کی فضول اکڑ پھوں

خالصہ سماچار جو نور کے تیز روشنی سے کئی دفعہ خیرہ چشم ہو چکا ہے۔ اب گورو مہر سہائے میں قرآن کریم کے متعلق بہت کچھ زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہوا اوور نور کے منہ آرہا ہے۔ اس اخبار کے لیڈر میں زیر بحث مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جو ایک انصاف پسند کیلئے کافی سے بڑھ کر تسلی کا سامان رکھتی ہے۔ باقی رہی ضد اور تعصب اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ کیا خالصہ سماچار کا ایڈیٹر مشہور و معروف امد سب سے پرانی جنم ساکھی کلاں کے صفحہ ۲۲۲ پر حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد مبارک کو مٹا سکتا۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ

تتے حرف قرآندے تتے سپارہ کیں
تس وچہ پند نصیحتاں سن سن کر یقین!

بابا صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے تیس حروف اور تیس ہی پارے ہیں۔ اور اس میں لاانتہا گیان کی باتیں ہیں۔ اے سننے والو تم نا صرف ان باتوں کو سنو! بلکہ ان پر عمل کر کے دین و دنیا کی فلاح حاصل کرو۔ فرمائیے اب اس شلوک کا ہمارے سکھ دوست کیا علاج کرینگے۔ صداقت صداقت ہی ہے؟ پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔

اٹلی کی بے تعلقی قائم رہیگی

کلکتہ کے سربرآوردہ اطالویوں کے سامنے اطالوی قونصل جنرل کی مندرجہ ذیل چٹھی پڑھی گئی۔ "ڈیئر سر! آپکی خواہش کے مطابق میں نے وزیر خارجیہ (روما (اٹلی) سے بذریعہ تار اس خبر کی اصلیت دریافت کی کہ لنڈن۔ پیرس اور پٹروگریڈ سے اطالوی سفرا روما طلب کئے گئے ہیں۔ تاکہ یور کسلینسی (وزیر خارجیہ) ان سے مشورہ کر سکیں۔ جس سے متحدہ سلطنتوں کے خلاف اعلان جنگ دینا مقصود ہے" اس کا جواب مجھے وزیر خارجیہ کی طرف سے یہ ملا ہے۔ کہ متذکرہ خبر بالکل بے بنیاد ہے +

KHILAFAT LIBRARY

اعمال اور اُن کی جزاء

نشائے اخریٰ یعنی قیامت کا ثبوت !!

اعمال اور انکی جزاء کی نسبت کتاب ربانی کا یہ ارشاد ہے کہ انسان کا کوئی فعل یا قول ہرگز ضایع نہیں جاسکتا۔ بلکہ ہر ایک عمل خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک نتیجہ اور ثمرہ مترتب ہوتا ہے جو اس فعل کی جزا ہے قرآنی فلاسفی کے موافق کسی کرم کا ناش ہرگز ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک کرم ضرور ضرور پھل اور جزا ملتی ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان اللہ لا یضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے کسی کرم کے کرنے والیکا کرم ہرگز ہرگز ضایع نہیں کرتا۔ خواہ وہ عورت ہو یا مرد فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ پس جو کوئی رائی کے برابر نیک عمل کرے وہ بھی اسکی جزا دیکھ لیگا۔ اور جو کوئی رائی برابر برائی کرے وہ بھی اس کا بدلہ پائیگا ان تخفوا ما فی انفسکم او تبدوہ یحاسبکم بہ اللہ خواہ تم اپنے جیوں میں کوئی فعل چھپاؤ یا اُسے ظاہر کرو خدا اسے ضرور محاسبہ میں لاتا ہے۔ کیسی ہی حرکات و افعال سرزد ہوں ہر ایک اعمال اور فعل پر ایک جزا دیتا ہے اس فعلی یا قولی کتاب میں جس طرح پر جس عملی کی جزا ملنی مقدر ہے ضرور مل رہتی ہے ہرگز ہرگز ٹل نہیں سکتی۔ جب تک کہ اس سے پہنچنے کیلئے وہ اسباب مہیا نہ کئے جائیں جو کتاب الٰہی یا قانون قدرت میں اسکے لئے مہیا کئے گئے ہیں فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء۔ پس جسکو چاہتا ہے بخشدیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ یعنی جس شخص کی تدبیر اس کے قانون قدرت کے ٹھیک موافق پڑ جاتی ہیں اسے بخشدیتا ہے اور جس کے مخالف ہو اسے گرفت کرتا ہے واللہ علی کل شئ قدیر اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ صرف اس کے اسباب مہیا کرنیکی دیر ہے خدا تعالیٰ کو معاف کرنے میں دیر نہیں۔

اوپر جو آیات بیان ہوئیں ان سے ظاہر ہے کہ ایک ذرہ بھر کرم بھی ناش نہیں ہوتا۔ اس کا ضرور بدلہ ملتا ہے۔ خواہ دنیا میں خواہ عقبےٰ میں نیکوکاروں کو دنیا میں بھی نیکی کا بدلہ اسی قدر ملتا ہے جو عاقبت میں پورا ملیگا۔ وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ اور ان لوگوں کو بدی کا بدلہ دنیا میں ملجاتا ہے اور کسی بدی سے درگذر بھی ہو جاتی ہے ان الحسنات یذھبن السیات اور آخرت میں بدی سے پاک و صاف ہو کر جائیں گے اور بدکاروں ظالموں کو ان کی بدیوں اور ظلم کا بدلہ کسی قدر ملجاتا ہے۔ اور آخرت میں پورا ملیگا۔ اور جو دنیا میں کسی قدر ظلم کا بدلہ نہیں پاتے وہ آخرت میں ظلم اور گناہوں کا پورا بوجھ اٹھا کر جائینگے اور اس کا پورا بدلہ پائینگے۔ ان ظالموں سے دنیا میں کچھ نیکی ہوتی ہے (جیسے بھوکے کو کھانا کھلانا پانی پلانا وغیرہ) تو اس کا بدلہ ان کو دنیا میں صحت و رزق و عافیت ملجاتی ہے اور ان کا وہ عمل (خدا تعالیٰ کے ہاں) بیکار و بے اجر نہیں رہتا۔ ہاں بوجہ عدم ایمان اور بغاوت من اللہ کے عاقبت میں اس کا کچھ اجر نہ ملیگا۔ کیونکہ انہوں نے بڑا ظلم کیا۔ لہٰذا اگر وہاں بھی اجر ملے تو یہ نیکوکاروں پر جنہوں نے گناہ سے اپنے آپ کو روکا ہے اور اس کا بدلہ دنیا میں نہ پایا۔ قانونی و تشریعی ظلم ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون ہ کیا ہم مسلمانوں اور مجرموں کو ایک سا ٹھہرا سکتے ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ کیا فیصلہ کرتے ہو؟

جزا سزا نہ ہو تو انسان کی پیدائش ان حالات و صفات کیساتھ عبث ٹھہرتی ہے جس سے خدا تعالیٰ حکیم و حلیم کی شان بلند ہے ہم کاریگر لوہار کی ساخت سوئی یا گھڑی کا چکر دیکھتے ہیں تو اس سے یقین کرتے ہیں کہ اس سے سئے گا۔ یا کسی کل کو چلانیکا کام لینا لوہار کو مقصود ہے اور جو سوئی یا چکر یہ کام نہ دے اس کا پھینکدینا مناسب ہے پھر کیا صانع عالم کی مصنوعات صفات و حالات انسانی سے یہ یقین نہیں کرتے کہ ان سے روحانیت کا کام لینا خدا کا مقصود ہے اور جو کام نہ دے اسکو انسانیت کے زینہ سے گرا کر بلانیکا ایندھن بنانا مناسب ہے۔ ثم رددنا اسفل سافلین ہ

اور چونکہ ہم صاف مشاہدہ کر رہے ہیں کہ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ اپنے عمل نیک و بد کا پورا بدلہ نہیں پاتے۔ بہت سے نیک عمل خدا ترس ایسے ہیں جو مدت العمر اپنے ابناء جنس سے حسن اخلاق و سلوک سے پیش آتے ہیں اور خدا کی عبادت میں شب و روز مصروف رہتے ہیں بایں ہمہ وہ دنیا میں تنگی و تکلیف کو عمر بسر کر جاتے ہیں اور اپنے اعمال حسنہ کا پورا اجر دنیا میں نہیں پائے اور بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ رات دن فسق و فجور ظلم و غفلت میں لگے رہے ہیں اور وہ دنیاوی عیش و آسایش سے عمر بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے فسق و فجور ظلم و غفلت کی بھی سزا دنیا میں نہیں پاتے اس سے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ انکی جزا سزا کا محل اس دنیا کے سوا کوئی اور محل بھی ہونا چاہیئے۔ جس میں اصلی شخص کیساتھ اپنے اعمال کی پوری جزا پائیں۔ ورنہ پیدائش نوع عبث ہو جائیگی۔

وہ محل عاقبت یا قیامت ہے جس کا ثبوت اللہ تعالیٰ نے بیسیوں جگہ قرآن شریف میں دیا ہے۔

قرآن شریف کے رو سے خدائے عادل کے سب صفات ہر وقت کام کر رہے ہیں۔ نیک کو اسکی جزا ہر وقت مل رہی ہے جو دل کے نور سے تعبیر کی جاتی ہے اسی دل کی ظلمت یا دل کے نور کا انکشاف تام جو نشائے اخری میں ہوگا جس کا نام سے موسوم ہے قیامت کا یہی تو فایدہ ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کی سزا جو مخفی طور پر ملتی رہتی ہے اور دل کی ظلمت یا دل کی نورانیت سے تعبیر ہوتی ہے اس کا انکشاف تام قیامت کے دن ہوگا۔ اور حقایق اشیاء کا پردہ کھل جائیگا۔ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود۔ اس دن تمام حقایق منکشف ہو جائینگے اور لوگ سجدے کی طرف بلائے جائینگے۔ (الخ)

اگر قیام قیامت کا یہ فایدہ نہیں ہے تو آریئے جو یوم الدین کے منکر ہیں بیان کریں کہ برہما راتری تنہا بری کا کیا فائدہ ہے کیا کئی ارب سال کے قریب ان کا ایشر بے گن ہو جائے گا۔ اور کیں خواب غفلت میں سویا رہیگا۔ اگر قیام قیامت سے حقایق انکشاف تام مقصود نہ ہو (یوم تبلی السرائر) تو تنہا پرلے کا وجود لغو فضول اور رائیگاں ہو جاتا ہے۔ حالانکہ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ۔

پس یہی سچ ہے۔ کہ قیامت تو جزائے اعمال کی بروزی صورت اور انکشاف تام کا نام ہے لیکن مخفی طور پر خدائے عادل اور ملک یوم الدین کی طرف سے ہر وقت اور ہر آن انسان کے ہر ایک فعل کی جزا مل رہی ہے جسمیں کسی عقلمند کو ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اس دنیا میں سزا جزا کا سلسلہ برابر جاری ہے جو چپ چاپ قلوب انسانی پر اثر کر رہا ہے۔ انسان جو فعل کرتا ہے اسکی جزا اسی وقت اللہ تعالیٰ دیدیتا ہے۔ پس اس فعل کا اثر اور نقش جو دل پر پڑتا ہے وہی اس فعل کی جزا اور نتیجہ ہے۔ جسکی بروزی صورت یا ظل یوم الدین ہے۔

جزائے سزائے اخروی کی بین نظایر دنیا میں بھی موجود ہیں اور ہر ایک شخص کے مشاہدہ و تجربہ میں آرہی ہیں۔ ان ہی نظایر سے یقین سوحق الیقین تک پہونچ جاتا ہے کہ چوتھی قسم کی جزاء (اُخروی) بھی ضرور ضرور ہوگی اور اس میں مطلق شک و شبہ نہیں ہے پہلی قسم کی سزا جزا تو وہ ہے جو انسان کے جسم سے متعلق ہے اور اسکی جسمانی حالات اور طبعی خواص کا مقتضا ہے انسان اگر قانون قدرت کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرے۔ تو اس کی حالت بہترین ہو ہو جاتی ہے اور اگر کسی نہ کسی صورت میں خلاف ورزی کرے تو سخت دکھ اور نقصان اٹھاتا ہے اگر غذا موافق طبع کھائے تو تندرست رہتا ہے۔ اگر زہر یا خلاف طبیعت غذائیں کھائے تو مر جاتا ہے یا بیمار ہو جاتا ہے۔ گھوڑا اگر گھاس کھائے اچھا رہتا ہے۔ گوشت کھائے تو اسکی صحت میں فتور و قصور واقع ہو جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصائح کا

(ایک ورق)

(نمبر ۵)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اے بیٹا! اس حدیث کے جاننے کے بعد بہت علم کی تم کو ضرورت نہ ہوگی۔ ذیل کی حکایت میں غور کرو:۔ حاتم اصم شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک دن شقیق بلخی نے ان سے پوچھا کہ تم میری صحبت میں تیس سال رہے ہو اس مدت میں تم نے کیا حاصل کیا ہے۔ حاتم نے جواب دیا کہ میں نے آٹھ علمی فایدے حاصل کئے ہیں اور وہ مجھکو کافی ہیں۔ کیونکہ میں ان میں خلاصی اور نجات کی امید رکھتا ہوں۔ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ وہ کیا کیا ہیں۔ حاتم اصم رح نے جواب دیا۔ کہ پہلا فایدہ یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ مخلوق میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی محبوب رکھتا ہے اور اس کی محبت میں مستغرق ہے۔ ان محبوبوں میں سے کوئی تو مرض الموت تک ساتھ رہتا ہے۔ اور بعض کنارہ قبر تک۔ پھر وہاں سے سب واپس لوٹ آتے ہیں۔ اور اس کو اکیلا چھوڑ آتے ہیں ان میں سے کوئی بھی قبر میں ان کے ساتھ داخل نہیں ہوتا۔ تو میں نے سوچا کہ سب سے اچھا محبوب تو وہ ہے جو قبر میں آدمی کے ساتھ داخل ہو اور مونس ہو ایسا محبوب سوائے اعمال صالحہ کے میں نے اور کسی کو نہ پایا۔ پس میں نے اعمال صالحہ کو اختیار کیا۔ تاکہ قبر میں وہ میرا چراغ بنیں۔ اور غمخواری کریں اور مجھے اکیلا نہ چھوڑیں دوسرا فایدہ یہ ہے جب میں نے دیکھا کہ لوگ خواہشات نفسانی کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے نفس کی ساری آرزؤں کو پورا کرنے میں جلدی کرتے ہیں تو یہ دیکھکر میں نے اللہ تعالےٰ کے اس قول پر غور کی وامامن خاف مقام ربہ ونہی نفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی۔ ان دو حالتوں کو مقابلہ کرتے وقت میں نے قرآن مجید کو حق اور صادق جانا اور خلاف نفس کرنے میں میں نے جلدی کی اور مجاہدہ اور فرمانبرداری کے لئے ریاضت کی۔ تیسرا فایدہ یہ ہے کہ میں نے ہر ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دنیا کے سرمایہ کے حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے۔ پھر اس کو اس طرح مضبوط پکڑتا ہے کہ ہرگز اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ یہ دیکھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور کی وما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور اسکی حقیقت کو سمجھکر میں نے اپنا سارا مال خدا کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ وہ مال میرے لئے خدا تعالیٰ کے پاس ذخیرہ ہو۔ چوتھا فایدہ یہ ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ عزت اور شرف لوگوں کے مال چھیننے اور ظلم کرنے اور خونریزی میں ہے اور ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ عزت مال کے زیادہ خرچ کرنے اور ضایع کرنے میں ہے۔ اس پر میں نے سوچا تو اللہ تعالےٰ کے اس قول سے میں نے حقیقت تقویٰ کو سمجھا کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تو میں نے پرہیزگاری کو لازم پکڑا کیا۔ اور میں نے یقین جانا کہ قرآن مجید حق ہے اور لوگوں کے گمان باطل اور بیہودہ ہیں۔ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ لوگوں میں بعض دوسروں کی مذمت کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ یہ مال وجاہ وعلم کی حسد کی وجہ سے ہے۔ اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ قول میں نے پایا نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا تو میں نے جان لیا کہ یہ تقسیم روز ازل سے اللہ تعالیٰ نے کی ہوئی ہے۔ اس کے بعد میں نے کسی سے حسد نہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہوگیا۔ چھٹا فایدہ یہ ہے۔ کہ میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کسی غرض اور مطلب کے باعث دشمنی کرتے ہیں۔ اس کی نسبت میں نے اللہ تعالےٰ کا یہ قول پایا ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا۔ اس سے واضح ہوا کہ بغیر شیطان کے اور کسی کے ساتھ دشمنی کرنی جائز نہیں۔ ساتواں فایدہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ ہر ایک شخص طلب قوت اور معاش کے لئے جان توڑ کوشش کر رہا ہے۔ یہانتک کہ مشتبہ اور حرام میں جا پڑتا ہے جس سے ذلیل ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے اللہ تعالےٰ کے اس قول میں غور کیا۔ وما من دابۃ الا علی اللہ رزقھا تو میں نے یقین کر لیا کہ میرا رزق اللہ تعالےٰ کے ذمے ہے اور وہ ضامن ہے رزق کا۔ اس لئے میں اسکی عبادت میں مشغول ہوگیا۔ اور غیر اللہ سے ہر طرح کے لالچ کو دل سے اوٹھا دیا۔ آٹھواں فایدہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا میں ہر ایک شخص اعتماد رکھتا ہے کسی نہ کسی مخلوق پر۔ بعض دنیا پر بعض درہم پر بعض مال وملک پر بعض کسب وکاریگری پر۔ اور بعض اپنے ہمجنسوں پر جو انہی کیطرح مخلوق ومحتاج ہیں تو میں نے اللہ تعالیٰ کے ان کلمات پر غور کیا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا اور میں نے یقین کیساتھ توکل کیا اللہ تعالےٰ پر اور وہی میرے لئے کافی ہے اور سب سے اچھا کارساز ہے یہ سن کر شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے مدارج بلند کرے۔ میں نے انہی امور کی نسبت۔ تورات۔ زبور۔ انجیل۔ فرقان میں پڑھا ہے اور ان چاروں کتابوں میں یہ آٹھوں فائدے مفہوم ہوتے ہیں۔ جس نے عمل کیا ان آٹھوں فائدوں پر اس نے چاروں کتابوں پر عمل کیا۔

شیخ کامل کی بیعت

اے بیٹا! ان دونوں حکایتوں سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ تمہیں بہت علم کی ضرورت نہیں۔ اب وہ بات بیان کرتا ہوں جو ہر ایک سالک راہ حق کے لئے واجب ہے، واضح رہے کہ ہر ایک مرید کو ایک پیر راہ نما تربیت کنندہ کی ضرورت ہے جو اسکی عادات بد کو رفع کرے اور عادات حسنہ اس میں قایم کرے اور تربیت مشابہ ہے زراعت کے۔ کیونکہ زراعت کرنیوالا۔ کھیتی میں سے کانٹے اور زاید گھاس پات کو نکال دیا کرتا ہے۔ تاکہ اس کی کھیتی عمدہ اور پیداوار وافر ہو۔ پس سالک کیلئے ضرورت ہے ایسے شیخ کی جو اسکی تربیت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرے پیر کامل کی جسکے لئے ضرورت ہے کہ وہ نیابت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صلاحیت رکھتا ہو۔ شرط یہ کہ عالم باعمل ہو کیونکہ ہر عالم نیابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مختصر طور پر چند علامات بیان کی جاتی ہیں۔ تاکہ ہر ایک شخص قابل ارشاد ہونے کا مدعی نہ ہو۔

سو ہم کہتے ہیں کہ جو شخص حب دنیا اور حب جاہ سے روگردان ہو اور جس نے ایسے شیخ کامل کی بیعت کی ہو کہ اسکی متابعت کا سلسلہ سید المرسلین تک پہونچتا ہو۔ اور کم کھانے کم پینے کم بات کرنے اور کم سونے اور بہت نماز پڑھنے صدقہ دینے اور روزہ رکھنے سے اس کی ریاضت نفس خوب ہو چکی ہو اور شیخ دانا کی متابعت میں محاسن الاخلاق وعادات حسنہ۔ مثلاً صبر۔ شکر۔ توکل۔ یقین۔ سخاوت۔ قناعت۔ اطمینان قلب۔ حلم۔ تواضع۔ علم۔ صدق حیا وفا۔ سکون اور تحمل وغیرہ حاصل کر چکا ہو۔ ایسا شخص انوار نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ایک نور ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی پیروی کی جاوے۔ لیکن ایسے شخص کا وجود اکسیر سے زیادہ نایاب ہے۔ ہاں سعادت جسکی یاور ہو وہ شخص ایسا مرشد کامل پاتا ہے۔ حضرت شیخ کی تعظیم وتکریم ظاہر وباطن میں کرنی ضروری ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مذہبی دنیا میں بیظیر معلومات کا اضافہ۔

آدھ گرنتھ کی شرح

سردار گوجر سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی کی قلم سے

نمبر (۱۰)

بیشمار صفتیں گا رہے ہیں اور بیشمار صفتوں کا کہنا شروع کر رہے ہیں۔ بیشمار صفتیں گا گا کر راہی ملک عدم ہو گئے ہیں جتنے صفتیں کرنے والے پروردگار نے پیشتر سا جے ہیں اگر اتنے اور بھی ساج دیوے۔ تب بھی تیرے گنوں کا مول نہیں پا سکتے۔ پروردگار جسطرح چاہتا ہے اسی طرح ظہور میں آتا ہے۔ اگر کوئی دعوی کرے کہ پروردگار کے گنوں کو میں جانتا ہوں تو جان لو کہ وہ اپنی بات کو آپ بگاڑتا ہے اور وہ لکھا جاتا ہے بڑے احمقوں کی فہرست میں۔

پوڑی (۲۶)

(سوال) سودر کیہا سو گھر کیہا بت بہ سرت سمہائے
واجے ناد انیک اسنکھا کیتے دون ہارے
کیتے راگ پری سیو کیہن کیتے گاون ہارے ؟

(بھاؤ) اے پروردگار تیرا وہ کونسا دروازہ ہے اور وہ کونسا گھر ہے۔ جہاں بیٹھکر تمام عالم پر تصرف کرتا ہے اور وہ کونسا جہان کہ بیشمار باجے (شریر) شبد (آوازیں) اور بیشمار ذریعہ شبد ہیں۔ یعنی جنکے ذریعہ سے شبد نکلتا ہے۔ جیسے ہر جیو گنگا اندر رکھ کے باجہ پون بجایا۔ اور وہ گو جہان کے بیشمار راگ اور راگنیاں (تیری محبت کے ترنگ) اٹھتے ہیں۔ اور بیشمار گانیوالے ہیں۔ جیسے

انند کیہا میری مائی ست گورو میں پایا
ست گورو پایا سہج سیتی من وجیاں وددھائیاں
ماگ رتن پروار پریاں شبد گاون آئیاں

(جواب) گاہ بین توہ انی پون پانی بسنتر
گاویں راجا دھرم دوآرے
گاویں چت گپت لکھ جانہ
لکھ لکھ دھرم وچارے گاویں ایشور برما
دیوی۔ سوہن سدا سوارے
گاویں اندر اندرسن بیٹھے دیونیاں درنارے
گاویں سدھ سمادھیں اندر گاویں سادھ وچارے

گاون جتی ستی سنتوکھی گاویں ویر کرارے
گاون پنڈت برہمن رکھیشر جگ جگ ویداں نالے
گاویں مہنیاں من موہن سرگا مچھ پیالے
گاون رتن اپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے
گاویں جودہ مہاں بل سورا گاویں کھاویں چارے
گاویں کھنڈ منڈل ورہنڈ اکر رکھے دھارے
سوئی تدھ نوں گاون جو تدھ بھاون رتے تیری بھگت سدائے
ہور کیتے تدھ نوں گاون سو میں چت نہ آون
نانک کیا وچارے "

(بھاؤ) پانچ تت بھی تیری حمد کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ قدرت الٰہی کے باجے ہیں۔ عدالتوں پر راجمان راجا یتری حمد کرتے ہیں کیونکہ وہ تیرے ہی تھاپے ہوئے ہیں۔ کراماً کاتبین بھی تیری حمد کرتے ہیں کیونکہ وہ تیرے ہی سہارے حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہیشور۔ برما۔ دیوی۔ اور تیرے پیارے تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ گن تیرے ہی بخشے ہوئے ہیں۔ اندر بھی اپنے عدالت کیساتھ تخت پر بیٹھا ہوا تیری ہی حمد کرتا ہے عابد اور فقیر بھی حالت مراقبہ میں تیری ہی حمد کرتے ہیں ثابت قدم صابر۔ اور قانع بھی تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ علما حکماء اور غربا بھی ہر ایک عالم میں تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ حوران بہشتی بھی تیری ہی حمد کرتی ہیں۔ اور سما سے سمک تک تیری ہی حمد ہو رہی ہے۔ عاشقانِ عشقِ حقیقی تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ متجارح بھی تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور چاروں کھانیا (موالید اربعہ) اور جو صغیر و کبیر عالم ہیں وہ بھی تیری ہی حمد کرتے ہیں۔ اور تو نے ہی اپنی قدرت سے ان کو موضوع کیا ہے۔ اے حق مری تیری حمد کرتے ہیں جو تجھکو عزیز ہیں اور تیری عبادت میں مستغرق ہیں علی ہذا القیاس کروڑوں آدمی تیری حمد کرتے ہیں۔ سب کے سب مجھکو یاد نہیں آسکتے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ کہاں تک کروں تفکر!

(سوال) انسانوں کیلئے ایسے پروردگار کا کتنا گیان کافی ہے؟

(جواب) سوئی سوئی سدا سچ صاحب سچا ساچیں ناءیں
ہے بھی ہوسی جاسے نہ جاسی رچنا جن رچائی!
رنگیں رنگیں بھانتیں کر کر جنس مائیا جن اپائی!
کر کر دیکھے کیتا اپنا جیوں تس دی وڈیائی
جو تس بھاویں سوئی کرسیں پھر حکم نہ کرنا جائی
سو پاد شاہ شاہاں یاد صاحب نانک ہن رضائیں۔"

(بھاو) انسانوں کے لئے اتنا گیان کافی ہے کہ وہی حق ہے اور وہی سچا صاحب ہے اور اسکے سچے نام ہیں اب بھی وہی ہے اور آئندہ کو بھی وہی رہے گا۔ وہ کبھی فنا پذیر نہیں ہو گا۔ جسنے پیدا کیا ہے تمام مخلوقات کو یعنی رنگا رنگا جنس جنس اور قسم قسم کے طلسموں کو۔ پروردگار ہی اپنی کارروائی کو دیکھتا ہے اور وہی جانتا ہے اپنی عظمت کو جوں کا توں جسطرح اسکی مرضی ہوتی ہے اسی طرح وہ کرتا ہے۔ سارے کام اسی کے احکم میں ہیں۔ کسی کو ان میں دخل نہیں۔ وہی تمام شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو پروردگار کی رضا پر چلنا چاہیئے۔

پوڑی (۲۷)

(سوال) گورو نانک صاحب کا جوگی مت سے مقابلہ کریں؟

(جواب) مُند سنتوکھ شرم پت جھولی۔ دھیان کی کرو بھبوت
کھینتھا کال کوآری کائیاں جگت ڈنڈا پرتیت آئیں پنتھیں
سگل جماعتیں من جیتے جگ جیت۔ آدیش تسے آدیش
ادائیل انادا اناہت جگ جگ ایکو ویس۔

جوگی مت

(۱) جوگی مندراں پہنتے ہیں
(۲) جوگی جھولی رکھتے ہیں۔

گورو نانک صاحب۔ انسان کو صبر و قناعت کی مندراں پہننی چاہئیں۔ یعنی صابر و مستقل مزاج ہونا چاہیئے انسان کو شرم و حیا کی جھولی رکھنی چاہیئے۔ یعنی باعزت و شرم دنیا میں زندگانی بسر کرنی چاہیئے۔ برے افعال سے شرم اور اعمال صالحہ حاصل کرنے چاہئیں۔

جوگی مت (۳) جوگی بھبوت لگاتے ہیں۔

(گورو نانک صاحب) (۳) انسان کو دھیان (تصور ذات پاک) کی بھبوت لگانی چاہیئے۔ یعنی درجہ محویت حاصل کرنا چاہیئے۔

(۴) جوگی مت) جوگی گودڑی پہنتے ہیں۔

(۴) گورو نانک صاحب) انسان کو ہمیشہ موت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ یعنی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ موت سر پر موجود ہے۔ اس خیال کی گودڑی سے تن کو ڈھانپنا چاہیئے۔

(گورو اکھیا) جے جرواناں پریں جو دیس کریندی آپئے۔
کور رہے نہ بھیڑے پائیے"

(۵) جوگی مت) جوگی جگت کا ڈنڈا رکھتے ہیں۔ یعنی بذریعہ جگت (کرم و کانڈ) نفس امارہ کو قابو کرتے ہیں۔

(۵) انسان کو دردِ نام کا ڈنڈا رکھنا چاہیئے جو کہ تمام مشکلوں میں کام آتا ہے۔ گورو اکھیا

سری راگ محلہ (۵)

جاں کوئی مشکل ات بنے ڈہوئی کوئی نہ دے

---

(۱) دسے مراد دنیا ہے گھر سے مراد عاشقان حق۔

KHUDABAT LIBRARY

نور بک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں!

سوامنگلا مذہبی دلچسپ ناول ہے جسمیں اروح اور مادہ کی ازلیت وابدیت کا رد تناسخ کی لغویت اور اسکی خوفناک سے خوفناک برائیوں اور شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت دلسوز پیرایہ میں دکھایا گیا ہے ضخیم جلد ہیں ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں صرف چند جلدیں باقی رہگئی ہیں قیمت ۱۲ر

آریہ دھرم کا پول آریہ دھرم کا پول نہیں۔ بلکہ آریہ شاستروں اور ویدوں کے ڈھول کا پول ہے جسکی خوبی پڑھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۱ر

معیار صداقت جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے ۱۴ سوالات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے جسکو سوامی درشنانند بھی دیکھکر دم بخود رہ گئے قیمت ۱ر

تحفہ قیمت ۱ر * **درثمین** حضرت اقدس کی مکمل نظمیں اردو فارسی کو جمع کرکے پاکٹ سائز میں چھاپا گیا ہے جلد نفیس لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۲ر

جھوک مہدی والی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۸ر

بھارت برکش ایک منہ پھٹ آریہ کے سوالات کا دندان شکن جواب جس نے اسلام اور بانی اسلام پر محض جھوٹے اور ناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت دلآزاری اور توہین کی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب نہایت ہی پسند فرمایا قیمت ۸ر

اقیموا الصلوٰۃ:- مضمون نام سے ظاہر ہے ایک نومسلم سردار کی تصنیف ہے جسمیں نماز کے ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے بحث کیگئی ہے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۲ر

قرآن کریم کے مکمل نوٹ:- حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین نوراللہ تربتہ رضی اللہ عنہ کی قرآندانی ایک مسلمہ تھی احمدی غیر احمدی اقوام حتیٰ کہ آریہ اور عیسائی تک بھی آپ کے تبحر علمی کے قایل تھے کے درس سے یہ قرآن کریم کے مکمل نوٹ شروع سے آخر تک چھپوائے گئے ہیں۔

قیمت صرف (للعہ)

ضرورت زمانہ جس میں آریوں اور عیسائیوں کے ایک صد اعتراض کا جواب دیا گیا ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ر

رنگین قطعات حضرت اقدس کے اشعار کو لطیف و رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے مومن کی نشستگاہ کیلئے اعلیٰ درجہ کا کام دیتا ہے قیمت فی عدد ۱ر

منیجر نور قادیان

مرہم عیسیٰ کیا ہے؟ ایک نادر نسخہ ہے جسے

ہر زمانہ کے فاضلوں اور طبیبوں نے آزمایا اسکی عمدہ تاثیر کو بلا اختلاف تسلیم کیا ہے تم بھی ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ نبی کی یادگار ہے ہر قسم کے زخموں جراحتوں کو جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں اور ورموں اور خنازیر سرطان طاعون گماؤ۔ گنج۔ خارش۔ بواسیر جانوروں کے کاٹے جل جانے وغیرہ کیلئے خصوصیت کیساتھ شفا اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت ڈبیہ خورد ۱۲ر کلاں ۲ر علاوہ محصول

روغن کافوری مندرجہ ذیل امراض کیلئے مفید سریع التاثیر اکسیر المجرب اور حکمی علاج ہے۔ ہیضہ اسہال ہر قسم قے۔ متلی پیچش نکسیر۔ پت۔ معمولی بخار۔ خسرہ چیچک بہار کی چھپاکی خناق نزلہ زکام۔ گلا پکنا۔ سوزشوں سے خون بہنا۔ پھولنا۔ ڈاڑھ درد۔ دردپیٹ جوڑوں کا درد خارش یا چھری سے کٹ جانا۔ مچھر۔ مکھی زنبور وغیرہ جانوروں کا کاٹ لینا حرقت البول سوزش مثانہ۔ بواسیر خونی دردبادی یا عصبی جل جانا۔ یا چھالے پڑجانا وغیرہ وغیرہ جو صاحب آزمائینگے انشاء اللہ تصدیق فرمائینگے

ملنے کا پتہ

(منیجر نور قادیان)

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہوجانے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھی چنگ پیدا ہوتی ہے پیشاب رک کر ہوتا ہے اور مواد تھوڑا تھوڑا گرتا ہے ایسی حالت میں پورانے سوزاک کی دوا استعمال کرنی چاہیئے اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال جان ہوجاتی ہے قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۵ر

جلدی امراض کی دوا ر

یہ تیل کئی دیسی اور ولایتی ہپتالوں کی تجربہ کی ہوئی ادویات ملاکر بنا ہے اس سے ہر ایک قسم کی جلدی امراض جیسے خارشٹ چھاجن وغیرہ رفع ہوجاتی ہیں اور اگر خون خراب ہوگیا ہو تو ہمارا سالمہ جسکی قیمت علاحدہ ہے پینا چاہیئے۔ قیمت جلدی بیماری کی دوا ۸ر محصول ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے جہاں بار بار کونین ہیں ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہو۔ یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں۔ اسکے استعمال سے پرانا ملیریا فوراً دفع ہوجاتا ہے قیمت ۲۴ گولیاں ۸ر

محصول ڈاک ۵ر

زخموں کا مرہم

یہ مرہم ہر ایک قسم کے زخموں کیلئے ہے اس سے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں بدبو جاتی رہتی ہے اور زخم صاف ہوکر جلد بھر جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ر

محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداری سے ملیں گی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب فرمادیں۔

بچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائی ذرین اسکے استعمال سے قوۃ باہ امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزور نہیں ہوتی یہ بیش قیمت طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی ۸ر کو دیتے ہیں معجون طلسمی اسکو استعمال سے رقت سرقت جریان کمی باہ رفع ہوکر اعلیٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت عہ طلائی طلسمی یہ ان لوگوں کو فایدہ دیتا ہے جو اپنی قوہ باہ نالیل کر چکے ہوں خواہ کمی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہوجاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ سرمہ سلیمانی اسکے استعمال سے دہندہ جالا پھولا۔ ضعف بصارت سوتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فیتولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور دانتوں کو مثل گوہر ابدار بنا دینا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۱ر

حکیم محمد حسین و حکیم سرفراز حسین مالکان شفاخانہ احمدیہ ملیگڈھ ضلع دہلی

ڈاکٹر ٹائیں کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶۔ اسٹریٹ کلکتہ